سورة البقرة

آیات ۲۱۱ - ۲۱۶

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ قف
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۖ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَا ذَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ قُلۡ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ فَلِلۡوَالِدَيۡنِ وَ

الۡاَقۡرَبِيۡنَ وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَ مَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ وَ هُوَ كُرۡهٌ لَّكُمۡ ۚ وَ عَسٰۤى اَنۡ

تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔا وَّ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ

يَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾ ع

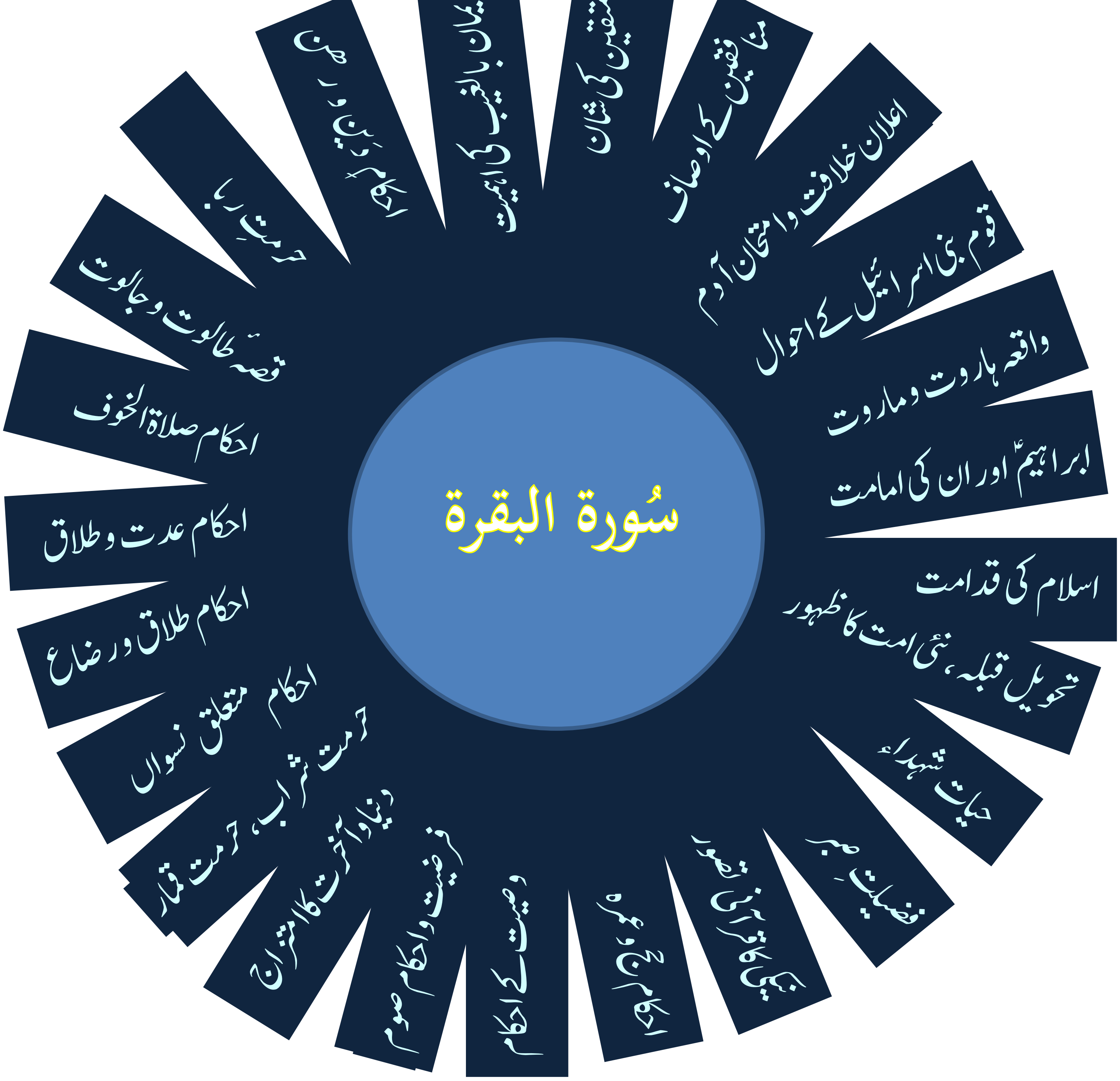
سُورة البقرة
متقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رھن
یمان بالغیب کی اہمیت
تقین کی شان

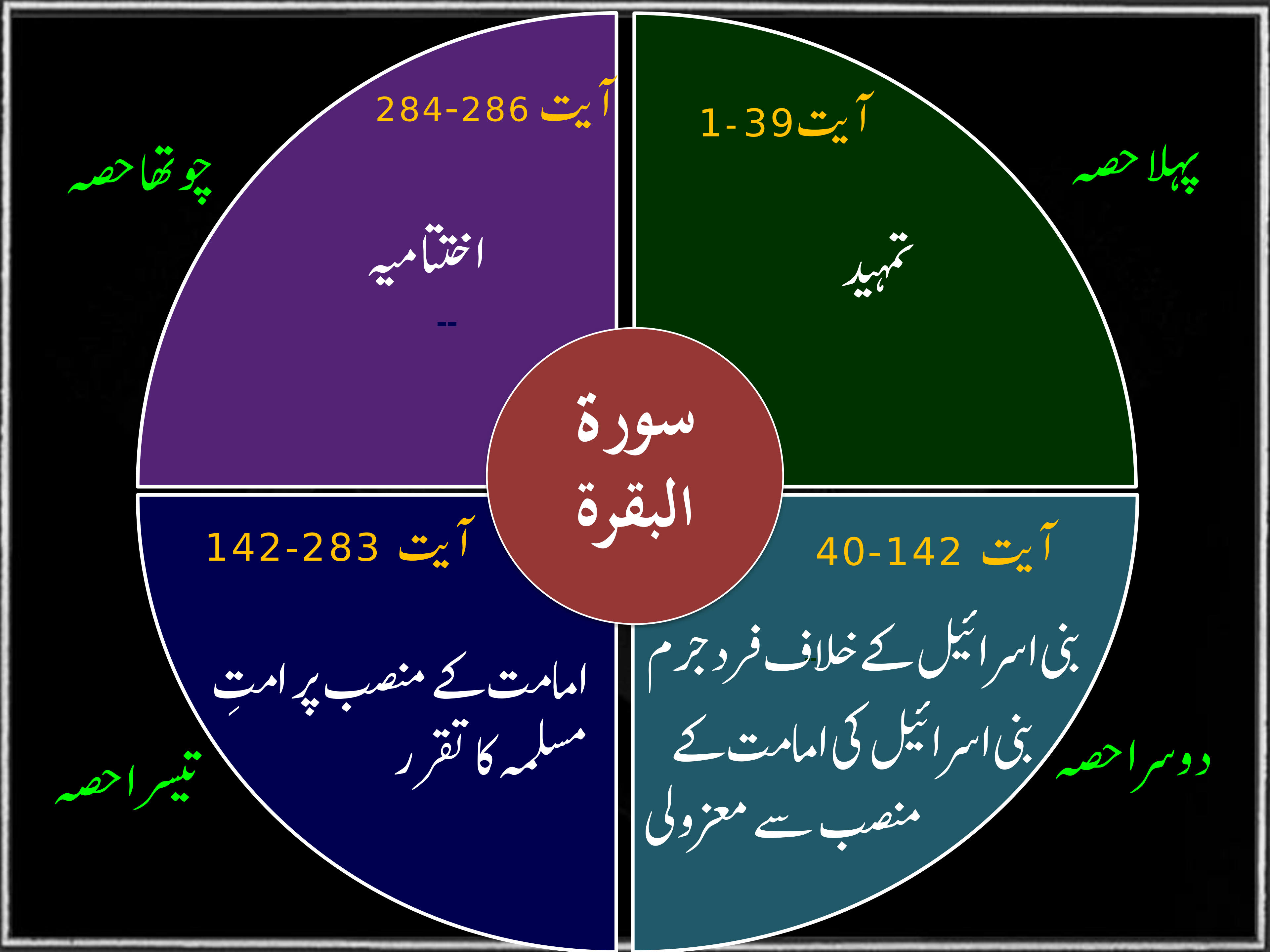
سورة
البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردجرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام
  عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح)
  معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام -
  کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام
  شراب، یتامیٰ، ایلاء
  نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر
  چوتھی مرتبہ
- معاملات
  سود، قرض، رہن
  کے احکام

سَلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ کَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ وَ مَنۡ یُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ

سَلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۔ پوچھو بنی اسرائیل سے

سَأَلَ يَسْأَلُ ، سُؤالاً۔ سوال کرنا

کَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ ۔ کتنی دی ہم نے ان کو

مِّنۡ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ۔ کھلی نشانیاں

وَ مَنۡ یُّبَدِّلۡ ۔ اور جو بدلتا ہے

نِعۡمَةَ اللّٰهِ ۔ اللہ کی نعمت کو

مِنۡۢ بَعۡدِ ۔ اس کے بعد

(ج ي أ)

جَاءَ يَجِيءُ ، جَيئاً۔ آنا، لانا، لے جانا

مَا جَآءَتۡهُ ۔ کہ جو آئی اس کے پاس

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۔ تو یقیناً اللہ پکڑنے میں سخت ہے

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

بنی اسرائیل سے پوچھو: کیسی کھلی کھلی نشانیاں ہم نے اُنہیں دکھائی ہیں (اور پھر یہ بھی انہیں سے پوچھ لو کہ) اللہ کی نعمت پانے کے بعد جو قوم اس کو شقاوت سے بدلتی ہے اُسے اللہ کیسی سخت سزا دیتا ہے

Ask the Children of Israel how many clear (Signs) We have sent them. But if any one, after Allah's favour has come to him, substitutes (something else), Allah is strict in punishment.

محمد اقبال

سَلۡ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ كَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ‌ ؕ وَمَنۡ يُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ

عبرت اور اسباق کے لیے کس کا انتخاب؟

- مسلمانوں کو جو عزت اور امانت سونپی جارہی تھی، اس کے تقاضوں پر آثارِ قدیمہ اور پرانی تہذیبوں کے کھنڈرات کو نہیں بلکہ اس وقت موجود ایک زندہ قوم کو بطورِ مثال پیش کیا گیا
- جو کوئی اللہ کی نعمت کو پانے کے بعد اسے تبدیل کرتا ہے یا اس میں تحریف کرتا ہے یا خود غلط روش اختیار کرتا ہے تو اس کو جان لینا چاہیے کہ اللہ اس طرز عمل پر بہت سخت سزا دیتا ہے
- بنی اسرائیل کی مثال تمہارے سامنے ہے ان سے پوچھو، اللہ نے ان کو کیسی کیسی نعمتیں عطا کیں (ان سب کی تفصیل پہلے پارے میں پانچویں رکوع سے ۱۶ ویں رکوع تک گذر چکی)
- لیکن انہوں نے ان نعمتوں کو بدل دیا (وَمَنۡ يُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ) یعنی ایمان کے بدلے انھوں نے کفر، ناشکری، کتمان حق اور اعراض کا راستہ اپنایا - اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّاَحَلُّوۡا قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ - کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا - ۱۴/۲۸

مسلمانوں کو تنبیہ - اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ کے اس قانون کو یاد رکھو!

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

زُيِّنَ - آراستہ کی گئی (ز ي ن)

زَيَّنَ يُزَيِّنُ ، تَزْيِيْناً - زینت دینا، آراستہ کرنا (II)

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا - ان کے لیے جنھوں نے کفر کیا

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی

وَيَسْخَرُوْنَ - اور وہ مذاق کرتے ہیں

سَخَرَ يَسْخَرُ، سَخْرًا .. مذاق اڑانا، تمسخر کرنا، کسی پر ہنسنا

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان سے جو ایمان لائے

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا - اور وہ جنھوں نے تقویٰ کیا

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - ان سے بالاتر ہوں گے قیامت کے دن

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ - اور اللہ عطا کرتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ - کسی شمار کے بغیر

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، اُن کے لیے دنیا کی زندگی بڑی محبوب و دل پسند بنادی گئی ہے ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، مگر قیامت کے روز پرہیزگار لوگ ہی اُن کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے رہا دنیا کا رزق، تو اللہ کو اختیار ہے، جسے چاہے بے حساب دے

The life of this world is alluring to those who reject faith, and they scoff at those who believe. But the righteous will be above them on the Day of Resurrection; for Allah bestows His abundance without measure on whom He will.

محمد اقبال

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

حیات دنیا کی تزئین کا مفہوم

- دعوت الی اللہ اور غلبہ دین کی خاطر انبیائے کرام کی جدو جہد ان کی قربانیوں، ان کے ایثار وخلوص، ان پیروؤں کی وفاشعاریوں کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ ان کی دعوت کو قبول کرنے میں اتنا انکار اور تامل ! کہ بعض انبیاء و رسل کی دعوت بس گنتی کے چند لوگوں نے قبول کی
- اس آیت کریمہ میں بیان کی گئ حقیقت پہ غور کرنے سے یہ حیرانی ختم ہو جاتی ہے
- ایک شخص جو اپنی مرضی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہر معاملے میں اس کی خواہشات اس کی رہنما ہیں، حیوانوں کی طرح کھانا پینا اور عیش کرنا اس کی زندگی کا مقصد بن گیا ہے، کسی کی حق تلفی یا حق شکنی اس کے لیے کوئی تکلیف دہ بات نہیں۔ وہ صرف عزت اور لذت کے فلسفے پر یقین رکھتا ہے۔ وہ زندگی میں زندگی سے محظوظ ہونا زندگی کا اصل ہدف سمجھتا ہے۔
- اس کے علاوہ کوئی اور اجتماعی ذمہ داری، کوئی اخلاقی قدر، کوئی انسانی حق، کوئی روحانی فلسفہ، کائنات کے بارے میں کوئی سوال، خالق کائنات سے متعلق کوئی سوچ، زندگی کی ابتدا اور انتہاء کے بارے میں کوئی فکر اس کے دل و دماغ پر کبھی دستک نہیں دیتی — یہ خالصتاً دنیا اور اس کی مادی اسباب میں ڈوبی ہوئی سوچ ہے — اس شخص کے لیے دنیا کو مزین کر دیا گیا ہے

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

حیات دنیا کی تزئین کا مفہوم

- اس کے مقابلے میں ایک تصور انبیا و رُسل نے دیا ہے ۔ انکی ایمان کی دعوت سے ذہن میں نئے نئے سوالات اٹھتے ہیں جو غور و فکر کرنے والے انسان کو زندگی کے مقاصد کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس کے سامنے حقوق و فرائض کا در کھولتے ہیں کہ انسان یہاں صرف کھانے پینے اور عیش و عشرت کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ اسے ایک خاص مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے۔ جس کے حصول کے لیے اسے ہر قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس کی اپنی ذات اس کا مقصود نہیں ہے بلکہ اللہ کی ذات اور اس کا دین مقصد ہے
- تاریخ گواہ ہے کہ اس تصورِ حیات کو سمجھ کر اپنا لینے والوں نے (جیسا کے انبیاء و رسل کے ساتھیوں اور سچے پیروں نے کیا)، زندگی اور اس کی کوئی چیز (جان، مال، وقت، صلاحیتیں) سب اللہ کہ راہ میں دے دینے سے انہوں نے کبھی گریز نہیں کیا بلکہ اس پہ کفِ افسوس کیا کہ اگر اور جان ہوتی اور مال ہوتا تو وہ بھی اسی راستے میں لگا دیتے
- لوگ بے شک اس دنیا میں ان کا مذاق اڑائیں اور طرح طرح کے نام دیں لیکن ..... وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ... روزِ قیامت یہ لوگ عالی مقام ہوں گے (اللہ کی رضا کے ساتھ)

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

كَانَ النَّاسُ - لوگ تھے

اُمَّةً وَّاحِدَةً - ایک امت

فَبَعَثَ اللّٰهُ - تو بھیجا اللہ نے

النَّبِيّٖنَ - انبیاء کو

مُبَشِّرِيْنَ - بشارت دینے والے

وَ مُنْذِرِيْنَ - اور خبردار کرنے والے

وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ - اور اس نے اتاری ان کے ساتھ

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ - کتاب حق کے ساتھ

بَشَّرَ يُبَشِّرُ ، تَبْشِيرًا - بشارت دینا (II)

مُبَشِّر - بشارت دینے والا

أَنْذَرَ يُنْذِرُ ، إنذارًا - خبردار کرنا (IV)

مُنذِر - خبردار کرنے والا

لِيَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ فِيۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ وَ مَا اخۡتَلَفَ فِيۡهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡهُ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنٰتُ بَغۡيًا بَيۡنَهُمۡ

لِيَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ - تاکہ وہ فیصلہ کرے لوگوں کے (مابین)

فِيۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ - جس میں انہوں نے اختلاف کیا اس میں

وَ مَا اخۡتَلَفَ فِيۡهِ - اور اختلاف نہیں کیا اس میں

اِلَّا الَّذِيۡنَ - مگر ان لوگوں نے جن کو

اُوۡتُوۡهُ - دی گئی وہ (کتاب) (ا ت ي) أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا ۔ آنا، آجانا، پہنچ جانا

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا - اس کے بعد کہ جو

جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنٰتُ - آئیں ان کے پاس کھلی نشانیاں

بَغۡيًا بَيۡنَهُمۡ - سرکشی کرتے ہوئے آپس میں

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا .. چاہنا، تلاش کرنا، ظلم و زیادتی کرنا

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾

فَهَدَى اللّٰهُ - پھر ہدایت دی اللہ نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں کو جو ایمان لائے

لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ - اس لیے کہ جو انہوں نے اختلاف کیا اس میں

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ - حق میں سے اپنے اذن سے

وَ اللّٰهُ يَهْدِىْ - اور اللہ ہدایت دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ - جس کو وہ چاہتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - ایک سیدھے راستے کی طرف

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

(ابتدا میں) سب لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء خوشخبری دینے والے اور
ڈرانے والے بھیجے اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات
میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف کرتے تھے اور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں
لوگوں نے جنھیں وہ (کتاب) دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس روشن دلیلیں آ
چکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پھر اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت کی ان کو جو ایمان
والے ہیں اس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے
سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے

محمد اقبال

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

Mankind was one single nation, and Allah sent Messengers with glad tidings and warnings; and with them He sent the Book in truth, to judge between people in matters wherein they differed; but the People of the Book, after the clear Signs came to them, did not differ among themselves, except through selfish contumacy. Allah by His Grace Guided the believers to the Truth, concerning that wherein they differed. For Allah guided whom He will to a path that is straight.

محمد اقبال

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

ایک فکری غلطی کا ازالہ

- مختلف قوموں کے مختلف نام نہاد دانشوروں نے ہدایت و ضلالت کے اعتبار سے بہت سے مفروضے قائم کر رکھے ہیں
- ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ انسان کو بھی باقی مخلوقات پر قیاس کرتے ہیں کہ جس کی زندگی کی ضروریات جسمانی غذا اور بقا کے سوا اور کچھ نہیں۔ (Self-preservation, and survival)
- ان میں سے کچھ زیادہ سے زیادہ اس بات تک پہنچے کہ انسان بھی اپنی حیوانی زندگی سے ترقی کرتے ہوئے کچھ روحانی تقاضے ایجاد کیے جن کو پورا کرنے کے لیے اس نے پہلے مظاہر فطرت کی پرستش کی پھر بت پرستی کی پھر انسانوں کی پرستش کی اور پھر توحید کی طرف آیا
- قرآن اس کے برعکس یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں انسان کی زندگی کا آغاز پوری روشنی میں ہوا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا تھا اس کو یہ بھی بتادیا تھا کہ حقیقت کیا ہے اور تیرے لیے صحیح راستہ کونسا ہے۔ اور شروع میں سارے لوگ اس راستے پر تھے

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۔ اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف کرتے تھے

- لوگوں میں اختلاف کے دور کرنے کے لیے رسولوں اور کتاب کا ذکر تو کیا مگر اس سے پہلے کی بات کہ پھر لوگوں میں اختلاف ہوا حذف کر دیا گیا (گویا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا - یہاں محذوف ہے)
- اس اختلاف میں لوگوں نے نئے نئے راستے نکالے اور مختلف طریقے ایجاد کر لیے۔
- بتایا گیا کہ حق کو جاننے کے باوجود بعض لوگ اپنے جائز حق سے بڑھ کر امتیازات، فوائد اور منافع حاصل کرنا چاہتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے پر ظلم، سرکشی اور زیادتی کرنے کے خواہشمند تھے۔ اسی خرابی کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو مبعوث کرنا شروع کیا اور اس کے ساتھ کتابیں بھیجیں جن میں زندگی گذارنے کی ہدایات و قوانین تھے
- قرآن کو نازل کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ اب رہتی دنیا تک تمام انسانوں کی زندگی اور انسانی زندگی کے تمام گوشوں میں یہ کتاب رہنمائی کرے گی ۔۔ اس کتاب کو اس مقصد کے لیے استعمال نہ کرنا اس کتاب کا معنوی انکار، اس کتاب سے اعراض اور اسکے احکام سے فرار ہے

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ - کیا تم لوگوں نے گمان کیا

اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ - کہ تم داخل ہو جاؤ گے جنت میں

وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ - حالانکہ ابھی تک نہیں پہنچے تم کو

مَّثَلُ الَّذِيۡنَ - ان کی مانند جو

خَلَوۡا - گزرے

مِنۡ قَبۡلِكُمۡ - تم سے پہلے

مَسَّتۡهُمُ - پہنچیں ان کو

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا چھونا (پہنچنا) (سزا دینا، نقصان ہونا)

الۡبَاۡسَآءُ - سختیاں

وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

(ز ل ز ل)

زَلْزَلَ يُزَلْزِلُ ، زَلْزَلَةً و زِلْزالاً - ہلا دینا

وَ الضَّرَّآءُ -اور تکالیف

وَ زُلْزِلُوْا -اور وہ ہلا مارے گئے

حَتّٰى يَقُوْلَ - یہاں تک کہ کہنے لگے

الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ - (وقت کے) رسول اور وہ لوگ

اٰمَنُوْا مَعَهٗ - جو ایمان لائے ان کے ساتھ

مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ -کب اللہ کی مدد ہے

اَلَاۤ اِنَّ -سن لو یقیناً

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ -اللہ کی مدد قریب ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ
مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهٗ
مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ ﴿٢١٤﴾

پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا،
حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے، جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر
چکا ہے؟ اُن پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول
اور اس کے ساتھی اہل ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی اُس وقت انہیں تسلی
دی گئی کہ ہاں اللہ کی مدد قریب ہے

Or do ye think that ye shall enter the Garden (of bliss) without such (trials) as came to those who passed away before you? they encountered suffering and adversity, and were so shaken in spirit that even the Messenger and those of faith who were with him cried: "When (will come) the help of Allah?" Ah! Verily, the help of Allah is (always) near!

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ

مسلمانوں کی منصبی ذمہ داریاں قربانی کی طالب ہیں

- اس آیت اور سابقہ آیت کے درمیان ایک پوری داستان بغیر ذکر کے موجود ہے - اس داستان کے مختلف حصوں کو مکی سورتوں میں بیان کر دیا گیا ہے
- انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھیوں نے جب جب اس دنیا میں اللہ کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کی تو انہیں اللہ کے باغی اور سرکش بندوں کے ہاتھوں سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا
- تاریخ شاہد ہے کہ " اٰمَنَّا " کہہ دینے کے بعد دین کا راستہ کبھی پھولوں کی سیج نہیں رہا - کیوں؟
- اس لیے کہ اس عمل میں خود کو بدلنا ہے، اپنے معاملات کی تطہیر کرنی ہے، معاشرے کی اصلاح کا فرض انجام دینا ہے، اپنی قوم کے لوگوں سے کہیں کٹنا ہے اور کہیں جڑنا ہے، حق سے وابستگی میں زمانے سے بھی الگ ہونا پڑ سکتا ہے، اس کشمکش میں جان کی قربانی کا مرحلہ بھی آسکتا ہے بلکہ اس سے آگے اپنے خون کے رشتوں کے سامنے ہاتھ میں تلوار لے کے کھڑے ہونے کا مقام بھی آسکتا ہے

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ

قرآن میں یہ مضمون

- قرآن میں متعدد مقامات پر یہ مضمون مختلف اسالیب میں بیان کیا گیا ہے
- وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ... ۲/۱۵۵
- اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ـ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ۲۹/۱-۲
- اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ۳/۱۴۲
- اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ایمان لانے والے یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ ایمان اور حق کا یہ راستہ مکہ کی تپتی زمین پہ اپنے ننگے جسم کو جھلسا دینے، دہکتے انگاروں کو اپنے جسم کی چربی اور خون سے ٹھنڈا کرنے، بدر و اُحد اور حنین کی وادیوں سے گذر کر جاتا ہے
- یہ عشق نہیں آساں اتنا ہی سمجھ لیجے   اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے
- تو خاک میں مل اور آگ میں جل، جب خشت بنے تب کام چلے

اِن خام دلوں کے عنصر پر بنیاد نہ رکھ تعمیر نہ کر!

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَا ذَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ قُلۡ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ فَلِلۡوَالِدَيۡنِ وَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ ؕ

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ - وہ پوچھتے ہیں آپ سے

مَا ذَا يُنۡفِقُوۡنَ - کیا وہ خرچ کریں

قُلۡ مَاۤ - کہہ دیجیے کہ جو

اَنۡفَقۡتُمۡ - تم خرچ کروگے

مِّنۡ خَيۡرٍ - مال سے

فَلِلۡوَالِدَيۡنِ - تو وہ ہے والدین کے لیے

وَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ - اور قرابت داروں کے لیے

وَ الۡيَتٰمٰى - اور یتیموں کے لیے

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَا ذَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ قُلۡ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ فَلِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ؕ

وَالۡمَسٰكِيۡنِ - اور مسکینوں کے لیے

وَابۡنِ السَّبِيۡلِ - اور مسافروں کے لیے

وَمَا تَفۡعَلُوۡا - اور جو تم لوگ کروگے

مِنۡ خَيۡرٍ - کسی قسم کی کوئی بھلائی

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

بِهٖ عَلِيۡمٌ - اس کو بہت اچھی طرح جاننے والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ
کرو اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر
خرچ کرو اور جو بھلائی بھی تم کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہو گا

They ask thee what they should spend (In charity). Say: Whatever ye spend that is good, is for parents and kindred and orphans and those in want and for wayfarers. And whatever ye do that is good, -Allah knows it well.

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ

صدقہ کے مصارف

- اب یہاں سلسلۂ جہاد و انفاق کو پھر لیا جا رہا ہے (اور لوگوں کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے)
- جو سوال کیا گیا کہ کیا خرچ کریں اس کے جواب میں یہ بھی شامل کر دیا گیا کہ کن لوگوں پر خرچ کیا جائے (مصرف کا خیال رکھنا زیادہ اہتمام کے قابل ہے اس لیے اسے شامل کیا گیا)
- مستحقین کا تعین کر دیا گیا اور اور ترجیحات کا بھی کہ وہ بالترتیب والدین، رشتہ دار، یتیموں، فقراء و مساکین اور زاد راہ سے تہی دامن مسافر ہیں۔
- خرچ کرنے کے لیے " خیر " کا لفظ استعمال کرکے سوال کا ایک کامل، جامع اور وسیع جواب دیا گیا ہے۔ یعنی ہر قسم کا کام۔ سرمایہ اور وہ چیز جو خیر ہو اور لوگوں کے لیے سود مند ہو، خرچ کرنے کے قابل ہے۔ اس میں ہر طرح کا مادی و معنوی سرمایہ شامل ہے
- انفاق (جس کا یہاں ذکر ہے) اور انفاق فی سبیل اللہ (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) قرآن میں ایک لطیف فرق کے ساتھ بیان ہوئے ہیں

كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٌ لَّكُمۡ‌ ۚ وَعَسٰٓى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ ۚ

كُتِبَ عَلَيۡكُمُ - فرض کیا گیا تم لوگوں پر

الۡقِتَالُ - جنگ کرنا (قتال)

کَرِہَ یَکْرَہُ ، کُرْھًا و کَرْھًا و کَرَاھَۃً۔
ناپسند کرنا، بیزار ہونا، حقارت کرنا، نفرت کرنا

وَهُوَ كُرۡهٌ لَّكُمۡ - اور وہ ناگوار ہے تم کو

وَعَسٰٓى -اور ہو سکتا ہے

اَنۡ تَكۡرَهُوۡا - کہ تم ناپسند کرو

شَيۡـئًا - کسی چیز کو

وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ - اور وہ ہو بھلی تمہارے لیے

وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع

وَعَسٰۤى -اور ہو سکتا ہے

اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا - کہ تم پسند کرو کسی چیز کو

وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ -اور وہ ہو شر (بری) تمہارے لیے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ -اور اللہ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ -اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ - نہیں جانتے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰٓ أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰٓ أَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾

تمہیں جنگ کا حکم دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے ہو سکتا ہے کہ ایک چیز
تمہیں ناگوار ہو اور وہی تمہارے لیے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز
تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لیے بری ہو اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے

Fighting is prescribed for you, and ye dislike it. But it is possible that ye dislike a thing which is good for you, and that ye love a thing which is bad for you. But Allah knoweth, and ye know not.

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ

جہاد و قتال

- اس آیت سے پہلے سورۃ محمدؐ میں قتال کی فرضیّت آچکی تھی (اسی لیے اسکا ایک نام قتال بھی)
- اس مقام پہ یہ جاننا انتہائی اہم ہوگا کہ اللہ، جس نے ایک انسان کی جان کا قتل پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے، اس نے مسلمانوں پر قتال (جہاد) کیوں فرض کیا ہے؟
- جہاد - اللہ کے کلمے کی سر بلندی، اس کے دین کی نشرواشاعت، اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات کا مقابلہ، خلق خدا کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش، لوگوں کو جہالت سے نکالنے کی مساعی، غرضیکہ ہر خیر کو بروئے کار لانے کی جدوجہد کرنے کا نام ہے
- ان مقاصد کے لیے ابوبکر و عمر، خالد بن ولید اور سعد بن ابی وقاص نے جو جنگیں لڑی ہیں ان کا تقابل کیجیئے سکندر، چنگیز، ہلاکو اور ہٹلر کی جنگوں سے
- اول الذکر گروہ نے جنگ کو تہذیب سکھائی، لوگوں کی گردنوں کی بجائے دل فتح کیے، ان کے دکھوں کا علاج کیا، ان کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر خدائے واحد کے بندے بنا دیے، لوگوں کو اپنے مذہب پر قائم رہنے دیا، ان کے مذہب سے کبھی تعرض نہ کیا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

- جہاد کی ترغیب کے لیے فرمایا گیا کہ ہو سکتا ہے کہ بعض چیزیں اپنے ظاہری اور مادی نقصان کی وجہ سے تمہیں طبعاً ناپسند ہوں اور تم انہیں اچھا نہ سمجھتے ہو مگر انجام کے لحاظ سے اور پوشیدہ فوائد کے لحاظ سے وہ تمہارے لیے خیر و برکت اور فلاح دارین کا باعث ہو
- جنگ اور قتال انسانوں کے لیے کوئی خوشگوار معاملہ نہیں۔ کوئی بھی مہذب آدمی جنگ کو پسند نہیں کر سکتا۔
- جنگ میں انسان کے زخمی ہونے، اعضا کٹنے اور جان جانے کا سامنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مال کا خرچ، اہل و عیال اور وطن سے جدائی، سفری صعوبتیں، کھانے پینے اور نیند کی تکالیف اور بیشمار مشکلات در پیش ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود اللہ نے لوگوں پر جہاد فرض کیا
- جنگ "برائی" ہے لیکن انسانی طاقت کا ظلم و فساد اس سے بھی بڑھ کر برائی ہے۔ پس جب ایسی حالت پیش آجائے کہ ظلم کا ازالہ اور کسی طرح ممکن نہ ہو تو جنگ کے سوا چارہ نہیں۔
- اخلاقی لحاظ سے اوپر اٹھانے والی چیزیں بالعموم انسان ناپسند کرتا ہے اور جو اس لحاظ سے پست کر دینے والی ہیں، ان کے لیے وہ اپنے اندر بڑی رغبت پاتا اور بے اختیار ان کی طرف لپکتا ہے

اس حصے کے مباحث

- جہاد اور قتال کا فرق
- قتال – لڑائی یا جنگ کرنے کے معانی میں استعمال ہوتا ہے (یہ جہاد کی متعدد صورتوں میں سے ایک صورت ہے)
- جہاد کا مادہ "ج ھ د" ہے. جہد کے معانی کسی چیز کے حصول کے لیے محنت اور کوشش کرنے کے ہیں. یعنی To strive for something (اس کی تعریف سلائید ۳۳ میں)
- جہاد اسلام کی چوٹی ہے ألا أخبرُكَ بِرَأسِ الأَمرِ كلِّهِ وعمودِهِ ، وذِروةِ سَنامِهِ ؟ قلتُ : بلى يا رسولَ اللَّهِ ، قالَ : رأسُ الأمرِ الإسلامُ ، وعمودُهُ الصَّلاةُ ، وذروةُ سَنامِهِ الجِهادُ – کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دین کی اساس کیا ہے دین کا ستون کیا ہے اور اس کے کوہان کی چوٹی کیا ہے؟ دین کی اساس حقیقت اسلام ہے، دین کا ستون نماز ہے اور دین کے کوہان کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے- صحيح الترمذي
- جہاد ہی کی وجہ سے مسلمانوں میں غیروں کے تسلط (اور استعماری طاقتوں کے سامراجی قبضے) کو کبھی ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کیا گیا اس وجہ سے جہاد شروع ہی سے مخالفین اسلام کا ہدف رہا ہے

اس حصے کے مباحث

- جہاد - سامراجی قوتوں کے جھنڈے تلے نشوونما پانے والی استشراق (Orientalism) کی تحریک کا خاص موضوع رہا ہے
- جہاد کے متعلق مستشرقین (Orientalists) کا ایک انتہا کا پروپیگنڈہ موجود ہے اس بے بنیاد اور حقیقت سے بعید پروپیگنڈے کے مباحث جاننے کی ضرورت ہے
- اس پروپیگنڈے کا سب سے بڑا اور اہم نکتہ یہ ہے کہ :
  - ⇦ اسلام جہاد (تلوار) کے زور سے پھیلا اور نبی اکرم ﷺ نے (نعوذ باللہ) اپنے صحابہ کو غربت اور دیگر مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے لڑائیوں اور جنگوں میں لگا دیا
- یہ جھوٹ گذشتہ ایک ہزار سال سے اتنے تواتر کے ساتھ مغرب میں پھیلایا گیا کہ ان کے عوام اس پر یقین کیے ہوئے ہیں لیکن دراصل اگر اس جھوٹ کو تاریخ اور تحقیق کی سان پہ چڑھایا جائے تو یہ فریبِ نظر کہیں ٹھہرتا نظر نہیں آتا
- تاریخ اور علم کے بھرپور اجالے میں اب مغرب میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اس بات کو غلط اور پروپیگنڈہ سمجھتے ہیں

اس حصے کے مباحث

- نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اٹھائیس (۲۸) غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ان میں ۹ میں قتال کی نوبت پیش آئی
- تقریباً سینتالیس (۴۷) مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو فوجی مہمات پر روانہ فرمایا
- آپ ﷺ کی وفات کے وقت سلطنت کا رقبہ تیس لاکھ مربع کلومیٹر پر مشتمل تھا
- دس سال تک اوسطاً روزانہ آٹھ سو پینتالیس مربع کلومیٹر علاقے کا ملک کے رقبے میں اضافہ ہوتا رہا۔ (خطباتِ بہاول پور — ڈاکٹر حمید اللہ)
- تین ملین کلومیٹر رقبہ فتح کرنے کے لیے دشمن کے جتنے لوگ مرے ان کی تعداد ۷۵۹ ہے
- ان جنگوں میں جتنے مسلمان شہید ہوئے ان کی تعداد ۲۵۹ ہے
- کفر و اسلام کی اس جنگ میں دونوں طرف سے کل افراد کا جانی نقصان — ۱۰۱۸
- جنگِ عظیم اول کا جانی نقصان۔ ہلاک افراد ۲۰-۲۵ ملین زخمی افراد۔ ۱۵-۲۰ ملین
- جنگِ عظیم دوم کا جانی نقصان۔ ہلاک افراد - سات سے ساڑھے آٹھ کروڑ

اس حصے کے مباحث

جہاد کے متعلق دیگر مباحث

- مغرب کی جہاد کے خلاف سینکڑوں برس کی جارہانہ مہم نے مسلمانوں میں کس قسم کا دفاعی (معذرت خواہانہ) ردِ عمل پیدا کیا؟ اس کی مثالیں؟
- کیا حضور ﷺ کے جہاد کی نوعیت محض دفاعی تھی؟
- کیا مسلمانوں نے دوسرے ممالک پہ حملہ کرنے سے پہلے وہاں کے لوگوں (عوام) میں دعوت پہنچانے کی حجت پوری کی؟ اگر نہیں کہ تو کیوں؟
- جہاد کی علت یا فرضیت کی وجوہات کیا کیا ہیں؟
- قرآن (اسلام) کے نظریہ جہاد کے مقابلے میں بائبل اور تورات کی جہاد کے متعلق تعلیمات و ہدایات کیا ہیں؟

اس حصے کے مباحث

کتب برائے مزید مطالعہ

- الجہاد فی الاسلام — سید ابوالاعلیٰ مودودی
- جہاد، مزاحمت اور بغاوت — ڈاکٹر مشتاق احمد
- جنگ اور اسلام کا تصورِ جہاد - ڈاکٹر محمود احمد غازی